بسم اللہ الرحمن الرحیم

Regd. No. 5254

ٹیلیفون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ا۔

یوم: پنجشنبہ — ۸ ربیع الاول ۱۳۷۷ھ

جلد ۴۶/۱۱	۳ اخاء ۱۳۳۶ھش — ۳ اکتوبر ۱۹۵۷ء	نمبر ۲۳۳

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲ اکتوبر۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

محترمہ سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کراچی سے ربوہ واپس تشریف لے آئی ہیں۔ آپ کی طبیعت بدستور علیل ہے۔ گو پہلے کی نسبتاً کسی قدر افاقہ ہے احباب صحت کاملہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کو کل صبح سے اس وقت تک کہ صبح کے آٹھ بجے ہیں بفضلہ تعالیٰ کوئی تکلیف نہیں۔ ورم اب بہت کم رہ گیا ہے۔ لیکن کوئی مرض تاحال کلی طور پر دور نہیں ہوا ہے۔ احباب التزام سے دعائے صحت فرمائیں۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

مکرم بشارت احمد صاحب بشیر کی تقریر

ربوہ ۲ اکتوبر۔ مجلس خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس میں آج رات سوا آٹھ بجے سے سوا نو بجے تک مکرم بشارت احمد صاحب بشیر لیکچر دیں گے۔ عنوان ہے:۔
"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
دیگر خدام اور انصار صاحبان بھی شریک ہو کر استفادہ کر سکتے ہیں۔

مکرم ملک عبد الرحمن صاحب خادم کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۳۰ ستمبر (بذریعہ ڈاک)
مکرم ملک عبد الرحمن صاحب خادم کو کھانسی کی تکلیف بدستور ہے۔ گو پہلے کی نسبت خون میں کمی ہے۔ بے خوابی کی شکایت بھی چل رہی ہے۔ البتہ بے چینی اور گھبراہٹ میں افاقہ ہے پلوری کی شکایت کی وجہ سے سینے میں تکلیف ہے — احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مجلس انصار سلطان القلم ربوہ کا اجلاس

مورخہ ۳ اکتوبر ۵۷ء بروز جمعرات پونے پانچ بجے شام کمیٹی روم تحریک جدید میں مجلس انصار سلطان القلم ربوہ کا اجلاس منعقد ہوگا۔ پروگرام مندرجہ ذیل ہے
مقالات:
"سیلاب میں دو دن"
مکرم حسن محمد خان صاحب عارف
"ضبط نفس اور اسکے طریق"
امین اللہ خان سالک
اشعار: مکرم روشن دین صاحب تنویر
اصحاب ذوق سے شمولیت کی درخواست ہے
(سیکرٹری)

اردن میں سیاسی بحران کے بعد پارلیمنٹ کا پہلا اجلاس

کمیونسٹوں پر ملک میں گڑبڑ پھیلانے کا الزام۔ پارلیمنٹ سے شاہ حسین کا خطاب

عمان ۲ اکتوبر۔ اردن میں آج سے پانچ ماہ قبل جو زبردست سیاسی بحران پیدا ہوا تھا اس کے بعد عمل پہلی بار اردن کی پارلیمنٹ کا اجلاس ہوا۔ شاہ حسین نے اپنے افتتاحی خطاب میں ملک میں گڑبڑ کی تمام ذمہ داری کمیونسٹوں پر عائد کی اور ملک میں جو خلفشار رونما ہوا تھا اس کیلئے انہیں مورد الزام ٹھہرایا۔ بجٹ میں خسارہ کا ذکر کرتے ہوئے شاہ نے کہا اس خسارہ کی وجہ یہ ہے کہ مصر اور شام نے برطانیے اور اردن کے معاہدے کی تنسیخ کے بعد اردن کو جو مالی امداد دینے کا وعدہ کیا تھا اسے انہوں نے پورا نہیں کیا۔ اور ایک کروڑ بیس لاکھ پونڈ ادا نہیں کئے۔

جاپان کینیڈا اور پانامہ سلامتی کونسل کے رکن منتخب ہو گئے

تینوں نے علی الترتیب ۵۵، ۶۲ اور ۶۷ ووٹ حاصل کئے

نیویارک ۲ اکتوبر کل اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں جاپان کینیڈا اور پانامہ دو سال کے لئے سلامتی کونسل کے رکن منتخب کر لئے گئے۔ جاپان نے ۵۵ کینیڈا نے ۶۲ اور پانامہ نے ۶۷ ووٹ حاصل کئے روس نے جاپان کی رکنیت کی شدید مخالفت کی۔ علاوہ ازیں جنرل اسمبلی نے کل ہیگ کی عالمی عدالت انصاف کے لئے پانچ جج بھی منتخب کئے۔

کل رات جنرل اسمبلی نے روس کی دو تجویزیں بغیر کسی بحث کے ایجنڈے میں شامل کرنے کی منظوری دے دی۔ یہ تجویزیں ایٹمی تجربے بند کرنے اور تخفیف اسلحہ کے متعلق باہم سمجھوتہ کرنے سے متعلق تھیں۔

حادثہ ریل کے زخمیوں کے ساتھ رعایت

لاہور ۲ اکتوبر۔ ریلوے حکام نے فیصلہ کیا ہے کہ حادثہ گیمبر کے جو زخمی اس وقت ہسپتالوں میں زیر علاج ہیں وہ جب صحتیاب ہو کر اپنے گھروں کو واپس جائیں گے۔ تو ان سے واپسی کا کرایہ نہیں لیا جائے گا۔

اس حادثہ پر رنج اور افسوس کے اظہار کے طور پر کل منٹگمری ورکشاپ میں مکمل ہڑتال رہی۔

★ کراچی ۲ اکتوبر۔ وزیر تعلیم مسٹر ظہیر الدین کل امریکہ کے چھ ہفتہ کے دورے پر کراچی سے لندن روانہ ہو گئے۔ آپ وہاں یونیورسٹیوں میں امتحانوں کے طریقہ کار کا مطالعہ کریں گے۔

جموں میں پولیس اور پناہ گزینوں میں تصادم

سرینگر ۲ اکتوبر۔ آزاد کشمیر فرانس پریس نے اطلاع دی ہے کہ کل جموں میں پولیس کی بھاری جمعیت اور پناہ گزینوں میں زبردست جھڑپ ہوئی۔ اس میں بہت سے لوگ بری طرح مجروح ہو گئے۔ ستر پناہ گزینوں کو گرفتار کر لیا گیا۔

اقتصادی امور کے عراقی وزیر بھی دمشق پہنچ گئے

دمشق ۲ اکتوبر۔ عراق کے اقتصادی امور کے وزیر بھی کل بغداد سے دمشق پہنچ گئے۔ عراق کے وزیر اعظم جناب علی جودت پہلے ہی دمشق میں ہیں۔ اقتصادی امور کے وزیر نے کل شام کے صدر جناب شکری القوتلی سے ملاقات کی۔ بعد میں انہوں نے اخبار نویسوں کو بتایا۔ میں نے اس ملاقات میں شام اور عراق کے اقتصادی تعلقات کو بڑھانے پر زور دیا ہے

روس کے جنگی جہازوں نے شام کا دورہ مکمل کر لیا

دمشق ۲ اکتوبر ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ روس کے دو جنگی جہاز شام کا دورہ مکمل کرنے کے بعد روس واپس پہنچ گئے ہیں۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۵۷ء

3- اکتوبر

گمنام مضامین

ہم نے کئی ایک مضمونوں میں گمنام مضامین شائع کرنے کی مذمت کی ہے ۔ چنانچہ ہم نے لکھا تھا کہ

" ہماری رائے میں دین کے متعلق باتیں کرتے وقت گمنامی کا طریق اختیار کرنا کامل منافقت ہے اور بے دینی ہے اور ایک منافق کا مضمون شائع کرنا اپنی دینداری کو بٹہ لگانا ہے ۔"

اس کے متعلق "پیغام صلح یا مرقع دشنام طرازی" میں کسی مصنوعی ایس ۔ اے رشید قادیانی حال کراچی کا گالیوں سے مرصع مضمون شائع ہوا ہے ۔ جس کا ایک متعلقہ حصہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں :-

" پہلا سوال یہ ہے کہ "دین کے متعلق باتیں کرتے وقت گمنامی کا طریق اختیار کرنا کامل منافقت" کیوں ہے ؟ اور اگر دنیا کے متعلق یہی طرز عمل اختیار کیا جائے ۔ تو یہ کامل منافقت کیوں نہیں ؟ ذرا اس شریعت کا اچھی طرح مطالعہ کرکے جواب دیجئے جو خلیفہ صاحب نے منافقت کے مسئلہ پر تصنیف فرمائی ہے ۔ اور جو ۱۹۱۴ء سے لے کر آج تک ان کا واحد شاہکار ہے

دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر خلیفہ صاحب کے بارے میں یہ ثابت ہو جائے کہ وہ بھی گمنام مضامین لکھتے رہتے ہیں ۔ تو کیا "الفضل" کامل منافقت کا یہ فتویٰ ان پر بھی چسپاں کرنے کی ایمانی جرأت دکھائے گا ؟

تیسرا سوال یہ ہے کہ گمنام مضامین شائع کرنا " دینداری کو بٹہ لگانا ہے" تو "الفضل" کا اپنی دینداری کے متعلق کیا فتویٰ ہے جو خود اس "گناہ" کا مرتکب ہوتا رہا ہے ۔ ع

این گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند

ابھی ہم تفصیلات بیان کرنے اور حوالہ جات دینے سے عمداً گریز کرتے ہیں ۔ "الفضل" نے اگر ان حقائق سے انکار کیا تو ان شاء اللہ منہ توڑ جواب دیا جائے گا ؎

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

اس لمبی چوڑی تنقید کا مختصر جواب تو یہ ہے کہ کوئی ادبی مضمون قلمی نام سے شائع کرنا منافقت نہیں ہے ۔ کیونکہ ایسا کسی خوف یا بدنیتی سے یا کسی کو دھوکا دینے کے لئے نہیں کیا جاتا ۔ البتہ اگر کوئی عام مضمون بھی ایسے محرکات کی وجہ سے لکھا جائے جو غیر دینی ہیں تو یقیناً وہ بھی منافقت ہے ۔ لیکن جب دینی معاملات میں ان وجوہات کی بنا پر ایسا کیا جائے تو یہ کامل منافقت ہے لفظ "کامل" پر غور کیجئے ۔

البتہ اگر ایسا مضمون بھی کسی ایسے شخص کے نام سے جو وجود رکھتا ہے اس کی مرضی سے شائع کیا جائے تو کوئی حرج نہیں اور اس کو منافقت نہیں کہا جائے گا ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آخر الذکر شخص مضمون کی تمام تر ذمہ داری اپنے آپ پر لے لیتا ہے ۔ لیکن جب مخالفانہ مضمون کسی ایسے نام پر شائع کیا جائے ۔ جس کا کوئی وجود نہیں ۔ تو یہ کمال درجہ کی بزدلی اور بے ایمانی ہے ۔ اس لئے کامل منافقت ہے خاص کر جب کہ اس سے یہ دھوکا دینے کی نیت ہو کہ یہ مضمون فلاں طرف سے ہے ۔ اس کو اس طرح سمجھئے کہ مثلاً مولوی عبدالرحمن صاحب مصری ایک مخالفانہ مضمون لکھتے ہیں اور وہ کسی حقیقت ناشناس پارٹی کے رکن کے نام جس کا وجود ہے اس کی مرضی سے شائع کرتے ہیں تو یہ کوئی ایسی بات نہیں ۔ لیکن اگر وہ کوئی ایسا مضمون ایس ۔ اے رشید قادیانی کراچی یا احمد فیروز بی ۔ اے کے نام سے یا گمنام "از ربوہ" شائع کریں ۔ تو یہ "کامل منافقت ہے" ۔ کیونکہ ایسے مضمون کی نہ تو وہ خود ذمہ داری لیتے ہیں اور نہ کسی دوسرے پر اسکی ذمہ داری ڈالی جا سکتی ہے اور ان کا یہ فعل اور بھی گھناؤنا سمجھا جائے گا ۔ جب ربوہ کے خلاف دشنام طرازی کرتے ہوئے وہ اس جعلی نام کے ساتھ " از ربوہ " وغیرہ کا بھی اضافہ کریں ۔ تا کہ یہ دھوکا ہو کہ ساکنان ربوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خلاف ہیں ہمارے خیال میں ایسا وہی لوگ کرتے ہیں ۔ جن کا ضمیر بیجان ہو چکا ہو اور جن کا دین سچائی کا منہ چڑانا ہی بن کر رہ گیا ہو ۔

پیغام صلح کے بزدل نقاب پوش مضمون نویس نے راقم الحروف پر بھی ذاتی حملہ کیا ہے جس سے اس نے خود اپنی ذہنی پستی کا اظہار کیا ہے ۔ ایسی گندی طبیعت کے نقطۂ نظر سے کسی شریف انسان کو دلچسپی نہیں ہو سکتی ۔ اور وہ اسی ایک بات سے اندازہ لگا سکتا ہے کہ لکھنے والا کتنے پانی میں ہو پھر لکھتا ہے :-

" ہم مدیر الفضل سے دریافت کرتے ہیں کہ اس مضمون میں تو تقسیم برّ صغیر کے زمانہ کے بعض " اندرونی راز" بیان کئے گئے ہیں جو صرف وہی لوگ جان سکتے ہیں جو اس وقت قادیان میں بیٹھے ہوئے تھے اور جنہیں اندرون خانہ رسائی حاصل تھی ۔ یہ اس امر کی واضح اور کھلی اندرونی شہادت ہے ۔ کہ مراسلہ نگار ربوی جماعت کا " واقفِ حال" فرد ہے ۔ پھر "الفضل" کا اسے پیغامی سازش کہہ کر ٹالنے کی کوشش کرنا حقائق سے نہایت بھونڈا فرار نہیں تو اور کیا ہے ؟

پتہ نہیں کہ وہ کیا راز سربستہ ہیں جو صرف ان مخالفین ہی کو معلوم ہو سکے ہیں اور کسی کو نہیں ہوسکے لیکن یہ حقیقت تمام دنیا میں الم نشرح ہے کہ تقسیم ملک پر جس شاندار تدبّر سے قادیان کے احمدیوں کو بفضل خدا تعالیٰ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نیا ہی سے بچایا اس کی نظیر ساری تاریخ عالم میں نہیں مل سکتی ۔ اور اگر احمدیوں کا بال بال شکر گذار ہو تو پھر بھی تھوڑا ہے ۔ اور جیسا کہ ہر مخالف بھی مجبوراً محسوس کرتا ہے ۔ ایسا اولوالعزم اور دانشمند فعال رہنما کسی جماعت کو آج نصیب نہیں ۔ جو لوگ مخالفت طبعی کیوجہ سے کفران نعمت پر تلے ہوئے ہوں ان کو تو کوئی چیز صحیح فکر کی طرف نہیں لا سکتی ۔ البتہ ایک دیانتدار غیر جانبدار اور منصف مزاج انسان دوسری ہندوستان سے آنے والی جماعتوں اور گروہوں سے مقابلہ کرکے دیکھ سکتا ہے ۔ کہ ان کے جانی اور مالی نقصانات کے مقابلہ میں قادیان کی جماعت احمدیہ کا نقصان صفر تھا ۔

آخر میں یہ مصنوعی مضمون نویس بڑا ثقہ اور جالینوس وقت بن کر لکھتا ہو مدیر تو تھا گمنام مضمون لکھنے پہ اعتراض کا الزامی جواب ۔ اب حقیقی جواب سنئے :- داناؤں کا قول مشہور ہے لا تنظر الی من قال وانظر الیٰ ما قال یہ مت دیکھو کہ بات کس نے کہی ہے ۔ بلکہ یہ دیکھو کہ کیا کہی ہے ۔ اس فلسفیانہ اور سچائی پر مبنی مقولہ کی بنا پر ہر عقلمند کا یہ کام ہے کہ وہ اصل بات کو دیکھے جو کسی نے بیان کی ہو ۔

اب اس سوفسطائی کو کون بتائے کہ یہ قول وہاں لگتا ہے جہاں معلوم ہو کہ لکھنے والا معمولی آدمی ہے اور بات دانشمندانہ ہے ۔ اور اس کا تعلق واقعات سے نہیں جن کے سچا اور جھوٹا ہونے کا اندازہ صرف راوی کے کردار سے ہی لگایا جا سکتا ہے چنانچہ محدثین کرام نے اسی لئے علم الرجال میں اپنی زندگیاں وقف کر دیں ۔ خود قرآن کریم میں آتا ہے ان جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا ۔ اب جو شخص اپنا [illegible]

لندن میں لجنۃ اماء اللہ ـــ کا ـــ قیام

از مکرمہ سادہ خانم صاحبہ (مسز ڈاکٹر محمد نسیم صاحب) لندن

اگرچہ لندن میں پاکستانی اور نومسلم یورپین خواتین کافی تعداد میں موجود ہیں۔ لیکن اب تک ان کے لئے منظم طور پر جماعتی کاموں میں حصہ لینے اور بچوں میں دینی شغف کو بڑھانے کے لئے عیدین کے سوا اور کوئی موقعہ نہ تھا۔ یہاں کے سکولوں میں چونکہ کلیتہً عیسائی فضا ہوتی ہے۔ اس لئے ان میں تعلیم پانے والے بچوں کو اسلامی تعلیم سے آگاہ کرنا اور ان کے لئے ایسا ماحول پیدا کرنا کہ جس میں وہ دینی تعلیم حاصل کر سکیں ازحد لازمی تھا۔ اس کام کو سرانجام دینے کے لئے یہ ضروری تھا کہ کوئی ایسی ایسوسی ایشن (Association) بنائی جائے کہ جہاں مائیں اپنے بچوں کو ہمراہ لا سکیں اور دینِ اسلام کو ان کے دلوں میں زندہ رکھ سکیں۔ مزید برآں ایسی ایسوسی ایشن کا قیام ہماری نومسلم بہنوں اور ان کے بچوں کی دینی تعلیم کے لئے بھی بہت ضروری تھا لیکن نہ معلوم کن وجوہات کی بناء پر میرا یہ ارادہ پایۂ تکمیل کو نہ پہنچ سکا اللہ تعالیٰ کا ازحد احسان ہے کہ اس نے اس عاجزہ کی دعائیں سن لیں۔ اور مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کی لندن میں آمد کے موقع پر مجھے یہ معاملہ ان کے سامنے رکھنے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ صاحبزادہ صاحب موصوف کو جزا دے کہ انہوں نے میری تجویز کو پسند کرتے ہوئے جلد ہی لجنۃ اماء اللہ کے قیام کی تلقین کی اور امام صاحب کو ارشاد فرمایا۔ کہ مجھے اس کام کے لئے Convener مقرر کیا جائے

امام صاحب مسجد لندن جناب مولود احمد خانصاحب کے تعاون اور ہمت افزائی کے نتیجہ میں احمدی خواتین مقیم لندن کی پہلی میٹنگ ۱۳ر اگست کو بلائی گئی۔ چونکہ ہمارے ہاں چھوٹے بچوں کی تعداد اس قدر زیادہ نہیں کہ علیحدہ طور پر اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ قائم کی جائیں۔ اس لئے بہتر خیال کیا گیا۔ کہ اس ایسوسی ایشن میں خواتین کے علاوہ چھوٹے بچوں اور بچیوں کو بھی شامل کیا جائے۔ یہ اجلاس مشن ہاؤس میں ہؤا اور بہت سی بہنوں نے بچوں سمیت شرکت کی۔ میٹنگ بفضل خدا بہت ہی کامیاب رہی۔ بچوں میں تو شوق کی انتہا نہ تھی۔ تقریباً سبھی نے مختلف پروگراموں میں حصہ لیا۔ بعض نے تلاوت کی اور بعض نے درثمین اور کلام محمود سے نظمیں سنائیں۔ اس میٹنگ میں فیصلہ ہوا کہ لجنۃ اماء اللہ کی میٹنگ مہینہ میں ایک بار ہؤا کرے اور تمام ممبران کے لئے پانچ شلنگ چندہ رکھا جائے۔ چنانچہ جس قدر بہنیں اس اجلاس میں شریک ہوئیں سبھی نے یہ رقم اسی دن ادا کر دی۔

لجنہ اور اطفال کی دوسری مشترکہ میٹنگ ۱۵ر ستمبر کو ہوئی۔ اس موقعہ پر ہماری خوش قسمتی سے بیگم صاحبہ مرزا مظفر احمد صاحب لندن میں موجود تھیں۔ چنانچہ آپ سے جلسہ کی صدارت کی درخواست کی گئی جسے آپ نے قبول فرمایا۔ آپ کی تشریف آوری کی خبر تمام بہنوں کو بذریعہ سرکلر لیٹر پہنچا دی گئی تھی۔ چنانچہ اس روز اچھی خاصی حاضری تھی اور بیرونِ لندن سے بھی بعض بہنیں تشریف لائیں۔ بیگم صاحبہ موصوفہ نے ہمیں بہت ہی مفید اور کارآمد نصائح سے متمتع کیا۔ جس کے لئے ہم سب انکی شکرگزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اس روز بیگم چوہدری انور احمد صاحب (مشرقی پاکستان) بھی موجود تھیں۔ ان کی موجودگی بھی ہمارے لئے دلچسپی کا باعث ہوئی۔

اس جلسہ میں بھی بچوں نے نظمیں سنائیں اور بعض بہنوں نے مختلف مضامین پر تقاریر کیں۔ اجلاس نے متفقہ طور پر عاجزہ کو لجنہ اماء اللہ کا پریذیڈنٹ اور بہن رشیدہ بیگم بنت حامد صاحب کو سکرٹری منتخب کیا۔

لجنہ اماء اللہ کے استحکام اور تمام بہنوں کے تعاون کے حصول کے لئے میں نے امام صاحب اور ان کی بیگم کے ہمراہ احمدی خواتین کے گھر جانا ضروری سمجھا۔ لندن بہت بڑا شہر ہے اور ہمارے احمدی افراد اس کے اکناف و اطراف میں بہت دور دور رہتے ہیں۔ اس لئے اس مقصد کے لئے بعض دفعہ آدھی رات تک واپسی ہوتی۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ اس سے تمام بہنوں کو اس قومی فریضہ کی اہمیت واضح کرنے کا موقعہ مل گیا۔ بلکہ ٹرکی کے ایک احمدی بھائی کی بیوی جو عیسائی ہیں نے بھی اس انجمن کے قیام کا خیر مقدم کیا اور اپنے بچوں کو ہمارے اجلاسوں میں بھیجنا شروع کیا۔ تقریباً سبھی بہنوں نے تعاون اور شرکت کا یقین دلایا۔ ان دوروں میں عبد الکریم صاحب بہاری نے اپنی کار اور وقت دے کر تعاون کیا۔ جزاہ اللہ۔

بالآخر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور قارئین سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں استقلال بخشے اور اس نیک کام کو صحیح معنوں میں سرانجام دینے کی توفیق دے آمین۔

آنکھیں کھلی ہوں گر تو نظارے بھی پاس ہیں

آنکھیں کھلی ہوں گر تو نظارے بھی پاس ہیں
اڑنے پہ آئیں ہم تو ستارے بھی پاس ہیں

تم آپ ڈوبتے ہو تو اس کا علاج کیا
لیکن یہ دیکھ لو کہ کنارے بھی پاس ہیں

اہلِ وفا ہو یا حسد میں جلا کرو!
گلزار بھی قریب شرارے بھی پاس ہیں

یہ اور بات ہے کہ چلائیں نہ ہم انہیں
لیکن زباں کے تیر ہمارے بھی پاس ہیں

جو جاں نثار حضرتِ محمود کو ملے
کیا جاں نثار ایسے تمہارے بھی پاس ہیں

ناہید احمدی کوئی پا کر وطن سے دور
یوں سوچتا ہوں میں مرے پیارے بھی پاس ہیں

عبدالمنان ناہید

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے "علمِ کلام کی فتح"

(از محمد عبد الحق صاحب مجاہد امرتسری گنج مغلپورہ)

ایک وقت تھا جب یورپ اسلام پر بڑے زور شور سے حملہ آور ہو رہا تھا۔ یورپین مصنفین ہر رنگ اور ہر طریق سے اسلام کے خلاف کوشاں تھے۔ دنیا جہان کے عیوب اور ہر قسم کے نقائص اسلام کی طرف منسوب کئے جاتے تھے پادری بے شمار دولت اور کثیر التعداد کارکنوں کی فوج کے ساتھ ہر جگہ اسلام کو مٹانے میں مصروف تھے۔ وہ عیسائیت کو تمام خوبیوں کی جامع قرار دیتے اور عیسائیوں کے دنیوی عروج کو اس کی صداقت کے ثبوت میں پیش کرتے تھے۔ اور علی الاعلان کہتے تھے کہ اسلام عیسائیت کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا۔ مسلمان کہلانے والوں کی حالت نہایت ہی اندوہناک تھی۔ وہ اسلام کی تعلیم اور اس کی خوبیوں سے ناواقف ہونے کی وجہ سے بری طرح عیسائیت کا شکار ہو رہے تھے۔ ان کے پاس نہ صرف ان اعتراضات اور اتہامات کا کوئی مدلل اور معقول جواب نہ تھا جو عیسائیت کے علمبردار اسلام کے خلاف پیش کرتے تھے بلکہ وہ اپنی بدقسمتی سے ایسے عقائد اختیار کر چکے تھے جن سے اسلام پر عیسائیت کی برتری ثابت ہوتی تھی اور عیسائی ان ہی عقائد کو پیش کرتے ہوئے انہیں اسلام سے برگشتہ کرتے تھے۔ اگرچہ مسلمان کہلانے والے لاکھوں اور کروڑوں موجود تھے ان میں مال و دولت رکھنے والے بھی تھے ملکوں پر حکومت کرنے والے بھی تھے۔ علماء بھی تھے۔ دین کے راہنما بھی تھے اور محافظ کہلانے والے بھی تھے لیکن ان میں اتنی ہمت نہ تھی کہ دنیا کے سامنے اسلام کو پیش کرنے کی جرأت کریں یا مخالفین کے حملوں سے اسلام کو بچا سکیں۔ وہ اسلام جس نے تھوڑی سی مدت میں دنیا کی کایا پلٹ کر رکھ دی تھی جس نے گڈریوں اور چرواہوں میں وہ جرأت اور ہمت پیدا کر دی تھی۔ کہ انہوں نے بڑے بڑے سلاطین زمانہ کو اسلام کے سامنے جھکنے پر مجبور کر دیا۔ وہی اسلام نہایت بے کسی اور بے بسی کی حالت میں چاروں طرف سے دشمنوں کے نرغے میں گھرا ہوا تھا اور اس پر سب سے خطرناک حملے عیسائیت کی طرف سے ہو رہے تھے

اسلام کے محافظ کی بعثت

مسلمانوں کی یہ حالت عیسائی منادوں اور عیسائیت کو دنیا میں پھیلانے والوں کے حوصلے بڑھا رہی تھی وہ زیادہ سے زیادہ ساز و سامان کے ساتھ حملے پر حملے کرتے چلے جا رہے تھے اور قریب تھا کہ اسلام کا نام و نشان دنیا سے مٹا دیتے کہ اللہ تعالےٰ نے اسلام کو دشمنوں کے نرغے سے بچانے کا سامان مہیا فرمایا۔ اور اس محافظ اسلام کو مبعوث کیا۔ جس کی بعثت کی خبر اس نے مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعے دی تھی اور بتایا تھا کہ جب اسلام پر نہایت ہی نازک وقت آئے گا تو امام موعود کے ذریعہ دجالی فتنہ کو پاش پاش کر کے اسلام کی حفاظت کی جائے گی۔ اس وقت اللہ تعالےٰ نے دین اسلام کی حفاظت کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام اور آپ سے فیض پانے والے وجود یعنی حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔

حضرت احمد علیہ السلام کی عظیم الشان کامیابی

آپ اسی حالت میں مبعوث ہوئے جس میں خدا تعالےٰ کے دوسرے اولوالعزم انبیاء مبعوث ہوتے رہے۔ یعنی نہایت بے سر و سامانی کی حالت میں یک و تنہا۔ پھر آپ کو ساری دنیا کی مخالفت کا نشانہ بننا پڑا۔ اپنے اور پرائے سب آپ کے دشمن ہو گئے۔ اور آپ کے خلاف زور لگانے میں انہوں نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے اپنے اٹل قانون لاغلبن انا ورسلی کے تحت آپ کو ہر میدان میں غلبہ عطا کیا۔ اور آپ کو اسلام کے اندرونی و بیرونی دشمنوں پر ہر میدان میں فتح و نصرت حاصل ہوئی۔ ایسی عظیم الشان فتح و نصرت حاصل ہوئی کہ آج آپ کے اشد ترین مخالف بھی اس کا اعتراف کر رہے ہیں۔ وہی عیسائیت جو اسلام کو مٹانے کے درپے تھی جس کے آگے مسلمان کہلانے والے سرنگوں ہو چکے تھے۔ اس کے متعلق آج خود عیسائیت کے حلقے یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں کہ:۔

(۱) "عیسائیت اسلام کے سامنے سرنگوں ہو رہی ہے"

(ٹائمز آف لنڈن)

(۲) "عیسائی پادری کہہ رہے ہیں کہ مغربی لوگ اسلام کی برتری کو ماننے اور اسلامی تعلیم کی عزت کرنے کے لئے دن بدن مجبور ہوتے جا رہے ہیں۔"

(اخبار مدینہ)

اس انقلاب عظیم کی وجہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی بعثت ہی ہے جب عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام بالکل نحیف و زار ہو گیا۔ خود مسلمانوں نے سمجھ لیا کہ اب اس کے محفوظ رہنے کی کوئی صورت نہیں تو اس وقت آپ ہی اسلام کی حفاظت کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپ نے ہی اسلام کی برتری تمام ادیان پر ثابت کی۔ آپ نے ہی اسلامی تعلیم کی خوبیاں دنیا کے سامنے پیش کیں اور اس کے مقابلہ میں دوسرے مذاہب خصوصاً عیسائیت کا ایسا پول کھول کر رکھ دیا کہ کوئی معقولیت پسند انسان ایک لمحہ کے لئے بھی اسے قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا پھر وہ آپ کی ہی قائم کردہ جماعت ہے جس کے سرفروش مجاہد نہایت بے سر و سامانی کی حالت میں عیسائیت کے بڑے بڑے مراکز میں جا کر تعلیم اسلام کی خوبیاں پیش کر رہے ہیں اور لوگوں کو عیسائیت سے نکال کر اسلام کے جھنڈے تلے جمع کر رہے ہیں۔ یہ وہ حقیقت ثابتہ ہے جس سے مذہبی دنیا کے متعلق معمولی واقفیت رکھنے والا کوئی دشمن بھی انکار نہیں کر سکتا

اس کے بالمقابل دوسرے مسلمانوں کی یہ حالت ہے کہ اب بھی اپنے آپ کو عیسائیت کا مقابلہ کرنے اور اسلام کی خوبیاں پیش کرنے کے قطعاً ناقابل پاتے ہیں۔ ان کا عیسائی ممالک میں جا کر پیش کرنا تو رہا ایک طرف ان میں اتنی بھی ہمت نہیں کہ اپنے آپ کو عیسائیت کے حملوں سے ہی بچا سکیں بلکہ وہ تو حکومت سے اپیلیں کرتے ہیں کہ عیسائیت کی تبلیغ کو روک دے۔ اس کا تازہ ثبوت تحفظ ختم نبوت کے علمبرداروں سے ملتا ہے۔ لکھا ہے:۔

"یہ اجلاس ملک میں عیسائی مشنریوں کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنے کے لئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں عیسائی مشنریوں پر کنٹرول کر کے مسلمانان پاکستان کے جذبات کا احترام کیا جائے۔"

(نوائے پاکستان ۹ اگست ۱۹۵۰ء صفحہ ۲ کالم ۴)

یہ عیسائیوں کے مقابلہ میں مسلمانوں کی حالت ہے جو اپنے ملک میں آپ حکومت کر رہے ہیں۔ جن کے ہاں بڑے بڑے علماء و فضلاء کہلانے والے موجود ہیں۔ جب ان لوگوں میں اپنے ملک میں عیسائی مشنریوں کا مقابلہ کرنے کی جرأت نہیں تو وہ ممالک غیر میں کیا تبلیغ کر سکتے ہیں۔ یہ مقدس کام خدا تعالےٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت ہی کر رہی ہے اور اس کی کوششوں کا یہ نتیجہ ہے کہ عیسائی پادری عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی برتری کا اعتراف کرنے لگے اور اپنی ناکامی کا رونا رو رہے ہیں۔ چنانچہ ٹائمز آف لنڈن لکھتا ہے:۔

"بعض مقامات اور حصص میں عیسائیت اسلام کے سامنے سرنگوں ہو رہی ہے۔ اور اسلامی قوموں کو عیسائی بنانے کی تمام کوششیں بے کار ثابت ہو رہی ہیں۔ صرف یہی نہیں کہ ہمیں کامیابی نہیں ہو رہی بلکہ ہماری اپنی حالت روز افزوں تنزل پر ہے"

مندرجہ بالا اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی شاندار فتح ہے۔ کاش کہ حکومت سے اپیل کرنے والے اس علم کلام سے استفادہ حاصل کریں کیونکہ اسی میں ان کی کامیابی کا راز ہے۔

سیلاب زدگان کی امداد کے سلسلہ میں احمدیہ ریلیف کیمپ بن باجوہ کی شاندار خدمات

(مکرم عبدالکریم خان صاحب شاہد کاٹھ گڑھی)

ضلع سیالکوٹ میں حسب سابق احمدیہ ریلیف کمیٹی کے زیر انتظام سیلاب زدگان کی امداد کا بفضل خدا تعالیٰ بڑا اعلیٰ کام ہو رہا ہے۔ چنانچہ علاوہ دیگر کیمپوں کے ایک کیمپ (احمدیہ ریلیف کیمپ) بن باجوہ میں تین ہفتوں سے قائم ہے۔ ابتدا ستمبر سے ۱۲/۹/۵۷ تک اس کیمپ کے انچارج محترم ناصر احمد صاحب نائب معتمد خدام الاحمدیہ سیالکوٹ تھے ۱۲/۹/۵۷ سے اب ۲۳/۹/۵۷ تک یہ عاجز بحیثیت انچارج کیمپ کام کر رہا ہے۔

قیامت خیز تباہی

اس گاؤں میں قیامت خیز تباہی آئی ہے۔ گذشتہ جو خطرناک سیلاب آئے تھے اُن سے یہ گاؤں محفوظ رہا تھا۔ نسبتاً یہ گاؤں کافی اونچائی پر واقع ہے۔ اس کے باشندوں کو یہ خیال تک نہیں تھا۔ کہ ہمارا سارا کا سارا گاؤں سیلاب کی نذر ہو جائے گا۔ لیکن خلاف قیاس اس دفعہ عین گاؤں کے درمیان بارہ ۱۲، چودہ ۱۴ فٹ تک پانی تھا۔ اور تحصیل پسرور کے اس بڑے گاؤں نے نوح (علیہ السلام) کا زمانہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔ جو بربادی واقع ہوئی ہے۔ وہ دیکھ کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں (یہ بات یاد رہے۔ کہ علاوہ بن باجوہ کے۔ اس کے ارد گرد کے کئی دیہات بھی سیلاب سے کافی متاثر ہوئے ہیں) اس کے قریباً ایک ہزار مکانات میں سے ۵۰۰ مکانات بالکل گر کر ڈھیر ہو چکے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی سابقہ روایات کے مطابق جماعت احمدیہ اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی امداد کے لئے خدمت خلق کے میدان میں فوراً آ گئی۔ سیلاب کا زور کچھ کم ہو جانے کے معاً بعد ضلع کے مختلف سیلاب زدہ مقامات کا محترم قائد صاحب ضلع صوفی محمد احمد قمر صاحب کی نگرانی میں خدام نے سروے کیا۔ چنانچہ نارووال سے بدوملہی اور بدوملہی سے جسڑ وغیرہ مقامات کے درمیان کئی میل کا پُر خطر سفر نوجوانوں نے پیدل کیا۔ اور رات دن کی کوئی پرواہ نہیں کی۔

جائزہ لینے کے بعد احمدیہ ریلیف کمیٹی نے ضلع کے بعض اہم مقامات پر ریلیف کیمپ قائم کر دیئے ہیں۔ احمدیہ ریلیف کیمپ بن باجوہ۔ تحصیل پسرور کی کارگذاری کی مختصر رپورٹ درج کی جاتی ہے۔

ہر قسم کی امداد

اس کیمپ کے زیر اہتمام اب تک طبّی طور پر قریباً تین ۳ ہزار افراد کو ادویات دی جا چکی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل ہے۔ کہ ان میں سے اکثر کو اللہ تعالیٰ نے فوراً شفا عطا فرمانا رہا ہے۔ اور اس تعجب میں کامیابی کا سہرا مکرمی ڈاکٹر ایم احسان ترک صاحب کے سر ہے۔ آپ نے دن رات ایک کر دیا۔ نہایت اخلاص جوش اور مستقل مزاجی سے کام کرتے ہیں محترم ناصر احمد صاحب جب انچارج کیمپ تھے۔ اُسی دوران بھی انہوں نے بڑا کام کیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب کی وجہ سے کیمپ کی بہت شہرت ہو چکی ہے۔ ارد گرد کے دیہات سے جوق در جوق لوگ دوائی لینے کے لئے آرہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے اخلاص کا ایک خاص پہلو یہ ہے۔ کہ علاوہ "احمدیہ ریلیف کمیٹی" کی طرف سے دی گئی ادویہ کی تقسیم کے آپ نے کافی روپوں کی ادویہ خود اپنے پاس سے بھی خرچ کر دی ہیں۔ مریضوں کو اپنے گھروں پر بھی جا کر دیکھتے ہیں۔ بعض کا علاوہ ادویہ کے بجلی کے ذریعہ (میڈیکل الیکٹرک کاٹر) بھی علاج کرتے ہیں۔ صبح سے لے کر شام تک مریضوں کا تانتا بندھا رہتا ہے صرف ۱۹/۹/۵۷ سے لے کر ۲۲/۹/۵۷ تک (چار دنوں میں) ایک ہزار افراد کو دوائی دی جا چکی ہے۔

مکانات کی تعمیر ملبہ کی صفائی راشن کی تقسیم

خدام نے غریبوں کے مکانات بنانے میں مدد دی غرباء اور بیواؤں میں پارچات۔ چاول صابون۔ ماچس اور موم بتیاں وغیرہ اشیاء تقسیم کی گئی۔ ملبہ صاف کیا۔ ڈھیروں ڈھیر مٹی میں دبے ہوئے سامان کو نکال نکال کر مالکوں کو دیا۔ بعضوں کا سامان اُن کے کہنے کے مطابق دوسری جگہوں پر اپنے سروں پر اٹھا کر رکھا۔ اور یہ کام خدام نے ایسی مستعدی اور شوق سے کئے۔ کہ متعدد خدام کے ہاتھ زخمی ہو گئے لیکن پھر بھی انہوں نے کوئی پرواہ نہ کی اور خدمت بجا لاتے رہے۔

ارد گرد کے دیہات مثلاً کوٹلی بابا فقر چند وغیرہ میں بھی پارچات چاول اور دوسری اشیاء تقسیم کی گئیں۔ چنانچہ کوٹلی بابا فقر چند میں ہمارے خدام چاول سروں پر خود اٹھا کر لے گئے تھے۔ اور تقسیم کئے تھے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کیمپ ھذا کے کام کو دیکھ کر عوام معززین اور حکومت کے افسران سب ہماری تعریف کر رہے ہیں اور ہمارے کام سے متاثر ہیں۔ اور یہ اعتراف کر رہے ہیں۔ کہ جس قسم کی بے غرضی اور بے لوث خدمت خلق احمدی کرتے ہیں اس کی مثال نہیں ملتی۔

خدام اور دوسرے معاونین کیلئے درخواست دعا

ہمارے خدام نے انتہائی محنت جانفشانی اور اخلاص سے کام کیا۔ احباب کرام اُن کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ جو کچھ ہم نے کیا یہ محض حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور دوسرے بزرگان کی دعاؤں کا نتیجہ ہے حضور پُرنور اور دوسرے احباب کرام سے مؤدبانہ درخواست ہے۔ کہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں کو قبول فرما دے۔ ہمارے اخلاص میں برکت ڈالے۔ اور ہمیں زیادہ سے زیادہ خدمت خلق کی توفیق عطا فرما دے۔ (آمین)

جنت کے طالبوں کو بشارت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نظام وصیت کو اپنی جماعت کے سامنے پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت اعلان فرمایا۔ کہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے جو حقیقی جنت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ یہ انتظام فرمایا ہے کہ وہ اپنی خوشی سے اپنے مال کے کم سے کم دسویں حصہ کی اور زیادہ سے زیادہ تیسرے حصہ کی وصیت کر دیں۔ اور آپ یہ فرماتے ہیں۔ کہ ان وصایا سے جو آمد ہو گی وہ ترقی اسلام اور اشاعت علم قرآن و کتب دینیہ اور اس سلسلہ کے واعظوں کیلئے خرچ ہو گی" نظام نو صفحہ ۹۵

"پھر (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ ہر مومن کے ایمان کی آزمائش اس میں ہے۔ کہ وہ اس نظام میں داخل ہو۔ اور خدا تعالیٰ کے خاص فضل حاصل کرے صرف منافق ہی اس نظام سے باہر رہیگا گو یا کسی پر جبر نہیں۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا کہ اس میں تمہارے ایمانوں کی آزمائش ہے۔ اگر تم جنت لینا چاہتے ہو تو تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم یہ قربانی کرو۔ (یعنی اپنی جائدادوں اور اپنی آمدنیوں کی دسویں حصہ سے لے کر تیسرے حصہ تک کی وصیت کرو۔ ناقل) ہاں اگر جنت کی قدر و قیمت تمہارے دل میں نہیں تو اپنے مال اپنے پاس رکھو۔ ہمیں تمہارے اموال کی ضرورت نہیں" (صفحہ ۹۹)

پس اے بزرگو اور دوستو اور اے بھائیو اور بہنو! جو خدا تعالیٰ کی جنت کے طالب ہو۔ قدم بڑھاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ مسیح نے اللہ تعالیٰ کے حکم اور اذن کے ساتھ ہمارے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ اور خلیفۂ وقت نے جنت کے دروازوں کے آگے سے وہ پردے اٹھا دیئے ہیں جن کی وجہ سے ہم میں سے بعض کی نظر اس جنت کے محاسن پر نہیں پڑ رہی تھی۔ مگر اب یہ دیکھتے ہوئے کہ جنت کے دروازے کھلے ہیں۔ اُن کے اندر داخل نہ ہونا ہماری اپنی بدبختی اور منافقت کی علامت ہو گی (اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے)

"مگر جلدی کرو۔ کہ دوڑ میں جو آگے نکل جائے وہی جیتتا ہے"۔

(صفحہ ۱۱۲)

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے

خدام الاحمدیہ کا دفتر دوم

چک ۳۳۳ گ ب سرشمیر ضلع لائلپور کا وعدہ ۸۰% اور چک ۲۷ ج ب لائلپور کا ۸۵% اور کوٹ مومن ضلع سرگودہا کا وعدہ ۸۱% داخل ہو چکا ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ شاریہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ان وعدوں کو سو فی صدی پورا کریں۔ ضلع لائلپور۔ سرگودہا۔ شیخوپورہ۔ سیالکوٹ لاہور۔ جہلم۔ گجرات۔ راولپنڈی حلقہ سابق سرحد اور ضلع ملتان۔ مظفر گڑھ۔ ڈیرہ غازیخاں ڈیرہ اسماعیل خاں۔ میانوالی۔ جھنگ۔ سابق بہاولپور اور سندھ کی زمیندار و شہری جماعتیں توجہ فرمادیں۔ اسی طرح سابق مشرقی پاکستان کی جماعتیں کوشش کریں اور نئے سال کا اعلان ہونے سے پہلے ان سب جماعتوں کے وعدے سو فی صدی ادا ہو چکے ہوں تا وہ آئندہ سال کے وعدے نہ صرف اضافہ سے دیں بلکہ نمایاں اضافہ سے اور فوری کارکنان کو لکھوا دیں کیونکہ جو شخص پہلی قربانی کر چکتا ہے۔ اس کے اندر ایمان اور اخلاص آگے بڑھ جاتا ہے اور بڑا شرح صدر قربانی پیش کرتا ہے۔ کوئٹہ۔ دفتر اول ۳۳۸۳۔ دوم ۵۰۵۲ وصولی اول ۲۳۲۷ اور دوم ۲۷۶۲ ہے۔ اس کے علاوہ سیکرٹری تحریک جدید عبدالوحید خاں نے اطلاع دی ہے کہ اگست میں ۸۳۱/۱۱ اور دس ستمبر تک ۹۳۹/۱ وصول ہو چکے ہیں۔ اگست اور ۱۰ ستمبر کی یہ رقوم ۱۲/۱/۲۷۱ سیکرٹری مال صاحب کوئٹہ کے پاس جمع کرانے کی اطلاع ہے۔ تا دم تحریر باوجود ستمبر قریب ختم ہونے کے ماہ اگست کی رقم مرکز میں پہنچی۔ اور نہ ہی ماہ ستمبر کی۔ حالانکہ مقامی عہدیداران کے لئے ہدایت ہے کہ وہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک حسب قسم وار تفصیل چندہ ارسال فرمایا کریں۔ پس ہر جماعت کو اپنے ہاں کا چندہ ہر ماہ بیس تاریخ کو ارسال کرنا ضروری ہے یہ ۲۷۶۲ کی رقم جس کی وصولی کی اطلاع ہے۔ ملا کر وصول قریب ۸۲% ہوتی ہے۔ اب ۲۲% رہ گئی ہے۔ جو ۳۱ اکتوبر تک ادا فرمادیں نسبتاً دفتر دوم میں زیادہ کمی ہے۔ اور اس کی زیادہ تر ذمہ داری خدام پر ہے۔ ان سے عرض ہے کہ وہ زیادہ توجہ فرمادیں (وکیل المال تحریک جدید)

انسپکٹران بیت المال

نظارت بیت المال کو تین سینئر انسپکٹروں کی ضرورت ہے۔ جنہیں مرکز سے باہر بیرونی جماعتوں میں حسابات کی پڑتال اور نظارت بیت المال سے متعلق دوسرے فرائض کی سرانجام دہی کے لئے دورہ کرنا ہوگا۔ انہیں ابتدائی طور پر -/۸۰ روپے تنخواہ دی جائے گی۔ مہنگائی الاؤنس اس کے علاوہ ہوگا۔ جس کی موجودہ شرح -/۲۰ روپے ماہوار ہے۔ ایک سال کے بعد اگر کام تسلی بخش ہوا تو حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ ۸۰۔۵۔۱۰۰ کے گریڈ میں مستقل کو دیا جائے گا۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کا شوق رکھنے والے احباب کے لئے نادر موقعہ ہے۔ ایسے احباب اپنی درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش سے ۱۵/۱۰ تک نظارت بیت المال میں بھجوا دیں۔ انٹرویو کے لئے بعد میں اطلاع دی جائیگی۔

امیدواروں کے لئے مندرجہ ذیل شرائط ہوں گی۔

۱۔ کم از کم میٹریکولیٹ یا مولوی فاضل ہو

۲۔ حسابات میں اعلیٰ دسترس رکھتا ہو

۳۔ تربیتی اور عام مذہبی مسائل کے بارہ میں تقریر کا ملکہ رکھتا ہو

۴۔ عمر بیس اور تیس سال کے درمیان ہو۔

نوٹ:۔ صدر انجمن احمدیہ کے کارکنان بھی اپنے صیغہ کی اجازت سے درخواست دے سکتے ہیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

مینیجر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

خدام الاحمدیہ کے سالانہ انتخابات

الفضل اور خالد میں متعدد اعلانات کے ذریعہ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو اطلاع دی جا چکی ہے کہ آئندہ سال کے عہدیداروں کے انتخابات یکم اکتوبر سے سات اکتوبر تک قواعد کے مطابق ہو جانے ضروری ہیں۔ تا مرکز سے منظوری لینے کے بعد عہدیداران یکم نومبر سے کام شروع کر سکیں۔

یہ اعلان اس سلسلہ میں آخری اعلان ہے۔ امید ہے جملہ قائدین وقت مقررہ میں انتخابات کروا لیں گے۔ ہر مجلس میں ہر سال نیا انتخاب ضروری ہے

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

شرائط و طریق انتخاب

قاعدہ نمبر ۹۵۔ کسی عہدیدار کے انتخاب کے وقت مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھنا ضروری ہوگا۔

ا۔ کہ وہ پنجوقتہ نماز باجماعت کا پابند ہو۔

ب۔ چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہو

ج۔ راستباز۔ دیانتدار اور مجلس کے نظام کا پابند ہو۔

نوٹ:۔ یہ توقع کی جاتی ہے کہ جملہ عہدیداران مجلس خدام الاحمدیہ تہجد ادا کرنے کی کوشش کریں گے تا دوسروں کے لئے نمونہ ہوں۔

(د) مجلس کے ہر عہدیدار کے لئے لازمی ہوگا کہ وہ ڈاڑھی رکھے لیکن اگر کوئی ڈاڑھی والا موزوں خادم نہ ملے تو صدر مجلس سے استثنائی حالت میں اجازت لی جا سکتی ہے

۹۹۔ صدر مجلس کا انتخاب دو سال کے لئے ہوا کرے گا۔ اور نائب صدر ملک قائد علاقائی قائد ضلع۔ قائد مقامی و زعمار حلقہ کا ایک سال کے لئے۔

۱۰۲۔ کسی خادم کا ایک ہی عہدے پر متواتر دو دفعہ سے زیادہ انتخاب منظور نہیں کیا جائیگا (تاہم صدر مجلس استثنائی صورتوں میں منظوری دینے کا مجاز ہوگا)

۱۰۵۔ قائد ضلع۔ قائد مقامی کا انتخاب مرکزی نمائندہ یا امیر یا پریذیڈنٹ کی صدارت میں ہوگا۔ جس کی رپورٹ صدر اجلاس اپنی رائے کے ساتھ بغرض منظوری صدر مجلس کو بھجوا دیں گے۔

۱۰۶۔ یہ انتخاب بذریعہ ووٹ اور اعلانیہ ہوگا (مثلاً ہاتھ کھڑے کر کے) کسی رکن کو یہ اجازت نہ ہوگی کہ وہ انتخابات میں اپنے لئے یا کسی غیر کے لئے اشارۃً یا صراحتاً پروپیگنڈا کرے۔

۱۰۷۔ پروپیگنڈا کرنے والا سخت سزا کا مستحق ہوگا۔

۱۰۸۔ ان انتخابات میں جانبدارانہ جذبہ سے کام لینا بہت معیوب اور قابل گرفت ہوگا

۱۰۹۔ عہدیداران ملک۔ علاقہ۔ ضلع و مقام کی منظوری صدر مجلس سے حاصل کی جائے گی۔ صدر ہر عہدیدار کا تقرر رد کر سکتا ہے۔

۱۱۰۔ زعیم کا انتخاب قائد مقامی یا ان کے کسی نمائندہ کی صدارت میں ہوگا جس کی رپورٹ بغرض منظوری صدر مجلس کی خدمت میں پیش ہوگی۔

۱۱۱۔ رد شدہ امیدواران دوبارہ اس سال کے لئے منتخب نہیں ہو سکیں گے۔

درخواستہائے دعا

(۱) میں چند دنوں سے بوجہ بچپش کھانسی اور ضعف دل بیمار ہوں اور بعض پریشانیاں بھی لاحق ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بیماری سے اور جملہ پریشانیوں سے نجات عطا فرمائے۔ آمین۔ (۲) نیز عبدالخالق صاحب (افریقہ) اور ان کے بچے بعارضہ انفلوئنزا بیمار رہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ملک غلام نبی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ڈسکہ۔ ضلع سیالکوٹ

عام انتخابات نومبر ۵۸ء کے پہلے ہفتے میں ہوں گے

وزیر اعظم اور اپوزیشن لیڈروں سے بات چیت کے بعد الیکشن کمیشن کا اعلان

کراچی یکم اکتوبر۔ الیکشن کمیشن نے اعلان کیا ہے کہ عام انتخابات اگلے سال بارش کا موسم ختم ہونے کے بعد نومبر کے پہلے ہفتے میں منعقد ہوں گے۔ یہ اعلان کل وزیر اعظم سہروردی کی زیر صدارت اس کانفرنس کے ختم ہونے کے بعد کیا گیا جو انتخابی پروگرام پر غور و خوض کے لئے منعقد ہوئی تھی۔ کانفرنس میں الیکشن کمیشن کے نمائندوں۔ مرکزی کابینہ کے ارکان اور قومی اسمبلی میں اپوزیشن کی مختلف سیاسی جماعتوں اور گروپوں کے لیڈروں نے شرکت کی۔

کانفرنس کے دو دور اجلاس اس سے قبل ۱۰ اور ۱۴ ستمبر کو منعقد ہوئے تھے۔ جس میں اس امکان کا جائزہ لیا گیا کہ آیا انتخابات وزیر اعظم کے سابقہ اعلان کے مطابق اگلے سال مارچ اپریل میں منعقد ہو سکتے ہیں۔ الیکشن کمیشن کی رائے یہ تھی کہ انتخابی پروگرام پر مارچ اپریل تک عمل درآمد نہیں ہو سکتا۔ اور اس کے بعد گرمیوں اور بارش کا موسم شروع ہو جاتا ہے۔ اس موسم میں انتخابات سے ووٹروں کو غیر ضروری پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ الیکشن کمیشن نے مزید رائے ظاہر کی کہ اگر انتخابات میں زیادہ سے زیادہ ووٹروں کو حصہ لینے کا پورا موقعہ فراہم نہ کیا گیا۔ تو اس سے عام انتخابات کا مقصد ہی فوت ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ منصفانہ انتخاب کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ ووٹروں کی فہرستیں مکمل اور تمام غلطیوں سے پاک ہوں۔ اگر فہرستوں کی تیاری کے لئے کافی وقت نہ دیا گیا تو الیکشن کمیشن کے لئے صحیح فہرستیں تیار کرنا ممکن نہیں ہوگا۔ کمیشن نے اس امر کی جانب بھی اشارہ کیا کہ اس نے انتخابات کی تیاری کے لئے ساڑھے دس مہینے کا پروگرام تیار کیا ہے۔ حالانکہ سابق پنجاب اور مشرقی بنگال کے گزشتہ انتخابات میں تیرہ چودہ مہینے صرف ہوئے تھے

انتخابات کے بعد منتخب نمائندے یونٹ کا مستقبل طے کریں گے

صدر سکندر مرزا کا اعلان

جنوبی وزیرستان یکم اکتوبر۔ صدر سکندر مرزا نے قوم سے اپیل کی ہے کہ اس مرحلہ پر ایسی کوئی بات نہیں ہونی چاہیئے جس سے اگلے سال عام انتخابات کرانے کے پروگرام میں تاخیر کا اندیشہ ہو۔ آپ نے کہا ایک جمہوری ملک میں ہر تبدیلی عوام کی رضامندی کے ساتھ عمل میں آتی ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ پہلے ہم عام انتخابات ہونے دیں۔ بعد ازاں عوام کے منتخب نمائندے محتاط غور و خوض کے بعد مغربی پاکستان کے آئندہ انتظامی ڈھانچہ کے متعلق کوئی فیصلہ کر سکیں گے

صدر مرزا نے کل صبح وانا میں محسود اور وزیری جرگوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا پاکستان کسی کے خلاف بھی جارحانہ عزائم نہیں رکھتا۔ تاہم پاکستان کشمیریوں کے مطالبہ کی حمایت سے کبھی دست بردار نہیں ہوگا یہ کشمیری عوام بھارتی پنجہ استبداد میں کراہ رہے ہیں۔

صدر مرزا نے "اتحاد اسلامی" کی پر زور حمایت کرتے ہوئے کہا۔ میں پاکستانی نیشنلزم میں یقین رکھتا ہوں۔ لیکن مجھے صوبائی تعصب اور علاقائی تصورات سخت ناپسند ہیں۔ میں عوام سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ مشرقی اور مغربی پاکستان کے الفاظ استعمال کرنے کی بجائے سارے ملک کو پاکستان کہیں اور ایک قوم کی حیثیت سے دو ...

(۴) زندگی بسر کریں۔

صدر نے اسلامی اتحاد کی ضرورت پر زور دیا۔ آپ نے کہا۔ پاکستان صرف اسی صورت میں مضبوط ہو سکتا ہے کہ ہم ایک قوم کی حیثیت سے زندہ رہنے کے لئے تیار ہوں

صدر مرزا نے کہا میں موجودہ آئین میں کسی تبدیلی کی خواہش کے پیش نظر ان نظریات کا اظہار نہیں کر رہا۔ میں چاہتا ہوں کہ عوام اپنا انداز فکر بدل ڈالیں اور کوئی ایسی بات نہ کریں جس سے عام انتخابات میں تاخیر ہو۔

کراچی ایکسپریس کے ہولناک حادثے کی تفصیلات

لاہور یکم اکتوبر:۔ مورخہ ۲۹ اور ۳۰ ستمبر کی درمیانی رات کو ساڑھے دس بجے کراچی ایکسپریس اور اٹک ایکسپریس کے تصادم کا جو ہولناک حادثہ پیش آیا ہے۔ اس کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

کراچی ایکسپریس حسب معمول لاہور سے اس رات آٹھ بجکر بیس منٹ پر روانہ ہوئی تھی۔ تقریباً ساڑھے دس بجے اوکاڑہ پہنچی۔ اور وہاں چند منٹ ٹھہرنے کے بعد منٹگمری کے لئے چل دی۔ اسے گمبر ریلوے سٹیشن پر نہیں ٹھہرنا تھا۔ چنانچہ ڈرائیور نے گمبر کے مین لائن کے سگنل ڈاؤن دیکھ کر گاڑی کی رفتار بدستور چالیس پینتالیس میل فی گھنٹہ رکھی۔ وہ یہ تصور بھی نہ کر سکا کہ وہاں مین لائن پر ۵۰ اپ اٹک ایکسپریس کھڑی ہے چنانچہ یہ بدنصیب کراچی ایکسپریس دس بجکر بچاس منٹ پر ایک زبردست دھماکے سے اٹک ایکسپریس سے متصادم ہو گئی۔ یہ دھماکہ اس قدر زبردست تھا کہ گرد و نواح کے قریباً دو میل علاقہ میں زلزلہ کی کیفیت طاری ہو گئی۔ اور بہت سے محو خواب دیہاتیوں کی چارپائیاں الٹ گئیں۔

اس تصادم سے دونوں گاڑیوں کے ڈیزل انجن چکنا چور ہو گئے۔ اور ان کی ٹنکیاں پھٹنے سے فوراً آگ کے شعلے بھڑکنے لگے۔ اور پھر مصیبت زدہ مسافروں کی چیخ و پکار سے قیامت برپا ہو گئی

کراچی ایکسپریس کے انجن سے ملحقہ دو تھرڈ کلاس بوگیوں میں بھی آن کی آن میں آگ پھیل گئی۔ اور یہ بوگیاں راکھ کا ڈھیر ہو گئیں۔ تیسری انٹر و سیکنڈ کلاس بوگی تک بھی آگ پہنچ گئی مگر اس میں جانی نقصان کم ہوا۔ چوتھی اپر کلاس بوگی کو کچھ نقصان پہنچا لیکن تمام مسافر محفوظ رہے۔ پانچویں ڈائننگ کار بوگی کو کوئی نقصان نہیں ہوا۔ البتہ تھرڈ کلاس کی چھٹی۔ ساتویں اور آٹھویں بوگی آپس میں ٹکرا کر چکنا چور ہو گئیں۔ ساتویں بوگی چھٹی بوگی کے اوپر چڑھ گئی تھی۔ ان پچھلی تینوں بوگیوں میں بھی بہت زیادہ جانی نقصان ہوا۔ اس وقت جو مجروحین ہسپتال میں زیر علاج ہیں ان کی بھاری اکثریت انہی پچھلی بوگیوں میں سے نکالی گئی تھی ان بوگیوں کی لکڑیاں دہشت سے مسافروں کے جسم میں گھس کر دوسری طرف سے نکل گئی تھیں مسافروں کی پسلیاں بازو اور ٹانگیں بھی انہی بوگیوں میں ٹوٹیں۔

ڈرائیور اور فائرمین

دونوں انجنوں کے ڈرائیور اور فائرمین جل کر راکھ ہو گئے۔ البتہ کراچی ایکسپریس کا ایک فائرمین جو سٹیشن سے ٹوکن لینے کی غرض سے دروازہ کے باہر جھکا ہوا تھا دھماکہ سے اچھل کر انجن سے باہر گر پڑا۔ اور اس طرح وہ معجزانہ طور پر بالکل محفوظ رہا۔ اسے معمولی چوٹ بھی نہیں آئی۔ ایک اسسٹنٹ ٹرانسپورٹ افیسر مسٹر عنایت اللہ خاں سگنلوں کے معائنہ کی غرض سے انجن میں سوار تھا۔ اس لئے وہ نذر آتش ہو گیا۔ ان کی صرف ایک آدھی جلی ہوئی لاش بکس راکھ کے ڈھیر میں سے برآمد ہوئی ہے ایک جونیئر گارڈ جو چکنا چور ہونے والی پچھلی بوگی میں تھا۔ بھی جان بحق ہو گیا۔

اٹک ایکسپریس کے انجن سے ملحق ریلوے کے ڈپٹی چیف انجینئر مسٹر اے ار اظہر کا سیلون تھا۔ اور اس میں ان کا ایک اردلی سفر کر رہا تھا۔ یہ سیلون بھی آن کی آن میں آگ کی زد میں آگیا۔ اور تھوڑی ہی دیر بعد راکھ کا ڈھیر ہو گیا۔ لیکن اس اثنا میں اردلی جو بری طرح زخمی ہو چکا تھا کو باہر نکال گیا مسٹر اظہر ملتان سے اس سیلون میں لاہور آ رہے تھے لیکن حسن اتفاق سے انہوں نے خانیوال پہنچ کر سیلون میں سفر کرنے کا ارادہ ترک کر دیا اور وہ خیبر میل میں سوار ہو کر بخیر و عافیت لاہور پہنچ گئے۔

اٹک ایکسپریس کے انجن سے ملحقہ پانچ چھ ڈبے بری طرح چکنا چور ہو گئے۔ اور دو ایک ڈبوں کا گرد و غبار کافی دور تک پھیل گیا خوش قسمتی سے اس تیل کو آگ نہیں لگی، پٹرول کے ڈبے اس گاڑی کے آخر میں لگے ہوئے تھے۔ اس لئے انہیں اس تصادم سے کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ اور نہ ہی پٹرول میں آگ لگی۔ اس گاڑی کا گارڈ بھی محفوظ رہا۔

ضلع ملتان میں جلسوں کی ممانعت

لاہور، یکم اکتوبر:۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ملتان نے زیر دفعہ ۱۴۴ ایک حکم جاری کیا ہے جس کی رو سے تحصیل شجاع آباد اور ضلع ملتان میں دو ماہ تک [illegible] منعقد کرنا ممنوع قرار دیئے گئے

لگان اور آبیانے کے محصولوں میں رعائتیں بحال رہینگی

وزیر زراعت جناب ممتاز حسن قزلباش کا بیان

خیرپور ۲ر اکتوبر مغربی پاکستان کے وزیر خوراک و زراعت جناب ممتاز حسن قزلباش نے کل یہاں ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ زیادہ اگاؤ مہم کے تحت لگان اور آبیانے کے محصولوں میں تمام موجودہ رعائتیں آئندہ بھی بحال رہینگی۔ آپ نے زرعی ترقی کے مختلف منصوبوں اور ان کو عملی جامہ پہنانے کے انتظامات پر بھی روشنی ڈالی۔

ایک اطلاع کے مطابق سیالکوٹ کے ضلع میں چوہوں اور خرگوشوں کے انسداد کے لئے جو فصلوں کو بہت نقصان پہنچاتے ہیں۔ چھ تحصیلوں میں ایک سو گاؤں کا ایک علاقہ مقرر کیا گیا ہے۔ اس میں فصلوں کو ان جانوروں کے نقصان سے بچانے کیلئے وسیع پیمانے پر مہم چلائی جائے گی۔

غریبوں اور کم تنخواہ پانیوالے افراد کیلئے رہائش کی سہولتیں بہم پہنچانے کا منصوبہ

حکومت مشرقی پاکستان کی طرف سے دو کروڑ روپے کی منظوری

ڈھاکہ ۲ر اکتوبر۔ حکومت مشرقی پاکستان نے مہاجرین کی آبادکاری نیز غریبوں اور کم تنخواہ پانے والے سرکاری ملازمین کے لئے مکانات بنانے کے لئے ایک منصوبہ تیار کیا ہے جس پر دو کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ اس امر کا انکشاف کرتے ہوئے کل ایک صوبائی وزیر نے بتایا کہ مرکز نے ترقی کے پانچ سالہ منصوبے کے تحت ایسے کاموں کے لئے جو پانچ کروڑ روپے کی رقم منظور کی ہے یہ رقم اس میں سے خرچ کی جائے گی۔ انہوں نے مزید بتایا کہ باقی رقم سڑکوں وغیرہ کی تعمیر اور پانی کی بہم رسانی کا انتظام بہتر بنانے پر خرچ ہو گی۔

قبائلی علاقوں میں ٹیوب ویل لگائے جائیں گے

پشاور ۲ر اکتوبر۔ مغربی پاکستان کے وزیر اعلیٰ جناب سردار عبدالرشید نے کہا ہے کہ ان کی حکومت نے قبائلی علاقوں میں ٹیوب ویل لگانے کے لئے کافی رقم منظور کی ہے۔ کل صدر سکندر مرزا نے بعض قبائلی جرگوں سے خطاب کیا تھا اس موقع پر بھی وزیر اعلیٰ نے اس بات کا انکشاف کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت قبائلی علاقوں میں آبپاشی اور بجلی فراہم کرنے کی سکیموں پر عملدرآمد کا بھی انتظام کر رہی ہے

وفات

مکرم ملک عمر علی احمد صاحب بی اے رئیس ملتان کی بچی عزیزہ امۃ الشکور عمر تقریباً دو سال صرف چند گھنٹے بیمار رہ کر مورخہ ۲۵ر ستمبر کو صبح ۴ بجے کے قریب وفات پا گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یہ بچی حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کی نواسی تھی۔ احباب دُعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے والدین اور دیگر اقرباء کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرماوے (آمین)

(چوہدری عبداللطیف ڈویژنل قائد خدام الاحمدیہ ملتان ڈویژن ملتان)

درخواست دُعا

خاکسار کی اہلیہ لمبے عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ اور آج کل بغرض علاج فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ ڈاکٹری تشخیص کے مطابق مریضہ کی انتڑیوں اور خوراک کی نالی میں زخم ہیں۔ نیز معدے پر ورم کے علاوہ ٹائیفائیڈ اور نمونیہ بھی ہے۔ اور پھیپھڑوں میں پانی بھی بھر گیا ہے۔ علاج جاری ہے۔ حالت بہت تشویشناک ہے ــــ احباب جماعت درویشان قادیان اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ مریضہ کی صحت کاملہ کے لئے خصوصی دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ (حافظ شفیق احمد مدرس حافظ کلاس جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴